بسم اللہ الرحمن الرحیم

ناپاک جوتوں کو پاک کرنے کا طریقہ

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر بچے کے پیشاب کرنے کی وجہ سے جوتے ناپاک ہو جائیں، تو اُنہیں پاک کرنے کا طریقہ کیا ہے؟ سائل: (مہد رضا، فیصل آباد)

جواب

سوال میں بیان کردہ مسئلے کی بنیادی طور پر دو صورتیں ہیں، ان کا حکم مع تفصیل درج ذیل ہے:

(1) اگر جوتا ایسی چیز کا بنا ہو جس میں مسام ہوں اور اُس میں نجاست (پیشاب وغیرہ) جذب ہو سکتی ہو، جیسا کہ کپڑے وغیرہ کے جوتے، نیز اس پر کوئی ایسی تہہ بھی نہ ہو جو نجاست کے جذب ہونے سے مانع ہو، تو اُسے پاک کرنے کے لیے دھونا ضروری ہے، خواہ نجاست تر ہو یا خشک ہو چکی ہو۔ ایسی چیز جس کو نچوڑا نہ جا سکتا ہو اور اس پر غیر جرم دار (جیسے پیشاب وغیرہ پتلی قسم کی) نجاست لگ جائے، **تو اُسے پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ** ایک مرتبہ اچھی طرح دھو کر چھوڑ دیا جائے یہاں تک کہ پانی ٹپکنا بند ہو جائے، پھر اِسی طرح دوسری اور تیسری بار دھویا جائے، تیسری مرتبہ دھونے کے بعد جب پانی ٹپکنا بند ہو جائے، تو وہ پاک ہو جائے گا، البتہ ہر بار مکمل خشک کرنا ضروری نہیں۔ **دوسرا اور آسان طریقہ یہ ہے کہ** اُسے نَل کے نیچے رکھ کر اتنا پانی بہایا جائے یا بہتے پانی میں اتنی دیر رکھا جائے کہ نجاست کے ختم ہونے کا غالب گمان ہو جائے، تو بھی جوتا پاک ہو جائے گا، کیونکہ اصل مقصود ازالۂ نجاست یعنی ناپاکی کو دور کرنا ہے۔

(2) اگر جوتا ایسی چیز کا بنا ہو جس میں مسام نہ ہوں اور اُس میں غیر جرم دار نجاست جذب نہ ہو سکتی ہو، جیسے ربڑ یا پلاسٹک وغیرہ کے جوتے، تو ایسی صورت میں حکم یہ ہے کہ صرف تین بار دھو لینے سے بھی وہ پاک ہو جائے گا، اُسے اتنی دیر تک چھوڑنا ضروری نہیں کہ پانی ٹپکنا بند ہو جائے اور اِس صورت میں اگر دھونے کی بجائے کسی گیلے کپڑے سے اِس طرح پُونچھ کر صاف کر دیا کہ نجاست کا اثر ختم ہو جائے، تو بھی وہ پاک ہو جائے گا، مگر گیلے کپڑے وغیرہ سے صاف کرنے میں ان دو باتوں کی احتیاط ضروری ہے: (1) جوتے میں کہیں دراڑ نہ ہو یا کہیں سے کچھ اکھڑا یا پھٹا ہوا حصہ نہ ہو، الغرض کسی طرح کا بھی کُھردرا پن ہونے کی صورت میں اس حصے کا پونچھنا کافی نہیں ہوگا، بلکہ دھو کر پاک کرنا ضروری ہوگا۔

(2) نجاست صاف کرنے کے لیے جب ایک بار گیلے کپڑے کو استعمال کر لیا، تو دوسری بار اُسی سے پونچھنے کی اجازت نہیں، بلکہ یا تو الگ سے پاک اور گیلا کپڑا لے کر اُس سے صاف کیا جائے یا پہلے والے کو دھو کر پاک کر کے دوبارہ استعمال کیا جائے۔

بالترتیب جزئیات ملاحظہ کیجئے :

ایسی چیز جس کو نچوڑا نہ جاسکتا ہو اور اُس میں مسام ہوں، تو اُس کو دھو کر پاک کرنے کے متعلق علامہ ابن نجیم مصری حنفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات : 970ھ/1562ء) لکھتے ہیں : "(قولہ: وبتثلیث الجفاف فیما لا ینعصر) أي ما لا ینعصر فطھارتہ غسلہ ثلاثا وتجفیفہ في کل مرۃ لأن للتجفیف أثرا في استخراج النجاسۃ وھو أن یترکہ حتی ینقطع التقاطر ولا یشترط فیہ الیبس، أطلقہ فشمل ما تداخلہ أجزاء النجاسۃ أو لا" ترجمہ : ماتن علیہ الرحمۃ کا قول : جس کو نچوڑا نہ جاسکتا ہو اُس کو تین بار دھو کر خشک کرنے سے وہ پاک ہوگا، یعنی ہر وہ چیز جس کو نچوڑا نہ جاسکتا ہو، وہ تین بار دھونے اور ہر بار سکھانے سے پاک ہوگی، کیونکہ نجاست نکالنے میں خشک کرنے کا بہت عمل دخل ہوتا ہے اور یہاں خشک کرنے سے مراد یہ ہے کہ اس کو ہر بار دھو کر چھوڑ دے، یہاں تک کہ پانی ٹپکنا بند ہوجائے، البتہ اس کو (دھوپ وغیرہ میں کمافی الرضویہ) خشک کرنا شرط نہیں ہے، ماتن یعنی صاحبِ کنز نے (مسام وغیر مسام کی قید کے بغیر) مطلق بیان کیا تاکہ یہ اس چیز کو بھی شامل ہوجائے جس میں اجزائے نجاست جذب ہوجاتے ہیں اور اس کو بھی جس میں جذب نہیں ہوتے۔ (بحر الرائق، کتاب الطھارۃ، باب الانجاس، جلد 1، صفحہ 413، مطبوعہ کوئٹہ)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات : 1367ھ/1947ء) لکھتے ہیں : "جو چیز نچوڑنے کے قابل نہیں ہے (جیسے چٹائی، برتن، جُوتا، وغیرہ) اس کو دھو کر چھوڑ دیں کہ پانی ٹپکنا موقوف ہوجائے، یوہیں دو مرتبہ اَور دھوئیں تیسری مرتبہ جب پانی ٹپکنا بند ہوگیا، وہ چیز پاک ہوگئی، اُسے ہر مرتبہ کے بعد سُکھانا ضروری نہیں۔" (بہار شریعت، جلد 1، حصہ 2، صفحہ 399، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

ایسی چیز کو تین بار دھونے کی بجائے، جاری پانی میں رکھ کر دھویا، تب بھی پاک ہوجائے گی، جب کہ نجاست کا اثر باقی نہ رہے، چنانچہ صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ لکھتے ہیں : "اصل یہ ہے کہ جتنی دیر میں یہ ظنِ غالب ہوجائے کہ پانی نَجاست کو بہا لے گیا پاک ہوگیا، کہ بہتے پانی سے پاک کرنے میں نچوڑنا شرط نہیں۔" (بہارِ شریعت، جلد 1، حصہ 2، صفحہ 399، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

ہر وہ چیز جس میں مسام نہ ہوں اور کوئی لیکوڈ چیز اس میں جذب نہ ہو سکتی ہو، نیز اس میں کوئی دراڑ، کھردار پن، وغیرہ بھی نہ ہو، تو اُس کو تین بار دھونے سے ہی وہ پاک ہوجائے گی، ہر بار پانی ٹپکنا بند ہونے کی شرط نہیں، جیسا کہ صدر الشریعہ رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ لکھتے ہیں :

"اگر ایسی چیز ہو کہ اس میں نَجاست جذب نہ ہوئی، جیسے چینی کے برتن، یا مٹی کا پرانا استعمالی چکنا برتن یا لوہے، تانبے، پیتل وغیرہ دھاتوں کی چیزیں، تو اسے فقط تین بار دھولینا کافی ہے، اس کی بھی ضرورت نہیں کہ اسے اتنی دیر تک چھوڑ دیں کہ پانی ٹپکنا موقوف ہو جائے۔ (بہار شریعت، جلد 1، حصہ 2، صفحہ 399، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

بلا مسام چیز پر جرم دار وغیرِ جرم دار نجاست لگ جائے، تو اُسے کپڑے سے پُونچھ کر بھی پاک کیا جاسکتا ہے، جیسا کہ علامہ ابنِ عابدین شامی دِمشقی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات : 1252ھ/1836ء) لکھتے ہیں : "سواء أصابہ نجس لہ جرم أو لا، رطبا کان أو

يابسا على المختار للفتوى شرنبلالية عن البرهان. قال في الحلية: والذي يظهر أنها لو يابسة ذات جرم تطهر بالحت والمسح بما فيه بلل ظاهر من خرقة أو غيرها حتى يذهب أثرها مع عينها، ولو يابسة ليست بذات جرم كالبول والخمر فبالمسح بما ذكرناه لا غير، ولو رطبة ذات جرم أو لا فبالمسح بخرقة مبتلة أو لا" ترجمہ: نجاست خواہ ایسی ہو جس کا کوئی جِرم ہو یا نہ ہو، تر ہو یا خشک، مختار قول کے مطابق اس کا حکم ایک ہی ہے (یعنی پُونچھنے سے پاک ہو جائے گی)، جیسا کہ علامہ شرنبلالی رحمۃ اللہ علیہ نے "البرھان" سے نقل کیا ہے۔ "حلیۃ" میں فرمایا: ظاہر یہ ہوتا ہے کہ اگر نجاست خشک ہو اور جِرم والی ہو، تو اسے کھرچنے اور کسی ایسی چیز سے رگڑنے کے ذریعے پاک کیا جا سکتا ہے جس میں کچھ نہ کچھ تَری ہو، جیسے کپڑا وغیرہ، یہاں تک کہ اس کا اثر مکمل طور پہ ختم ہو جائے۔ اور اگر خشک نجاست جِرم والی نہ ہو، جیسے پیشاب اور شراب، تو اُس کو اسی چیز کے ساتھ ہی پُونچھ کر صاف کیا جا سکتا ہے جس کو ہم نے ذکر کیا (یعنی گیلے کپڑے کے ساتھ) اِس کے علاوہ (یعنی کھرچنے) سے نہیں۔ اور اگر نجاست تر ہو، خواہ اس کا جِرم ہو یا نہ ہو، تو اُسے کسی بھی کپڑے سے پونچھنے کے ذریعے پاک کیا جائے گا، چاہے وہ کپڑا تر ہو یا خشک۔ (ردالمحتار علی الدر المختار، باب الانجاس، جلد 1، صفحہ 563، مطبوعہ کوئٹہ)

مذکورہ بالا عبارت کے تحت امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1340ھ/1921ء) لکھتے ہیں: "(قوله: والمسح بما فيه) لاذهاب اثرها۔ (قوله: فبالمسح) ولا حتّ؛ اذ لا جرم۔ (قوله: مبتلة او لا) لان الرطبة يذهب المسح ولو خرقة يابسة عينها واثرها جميعا، كما لا يخفى" یعنی: (محشی علیہ الرحمۃ کا قول: "ایسی چیز سے پونچھنا جس میں کچھ تری ہو) تاکہ نجاست کے اثر کو ختم کیا جا سکے۔ (اور ان کا قول: صرف پونچھنے سے پاک ہو جائے گی) اِس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جِرم دار نہ ہونے کی وجہ سے کھرچنے سے پاک نہیں ہوگی۔ (اور ان کا قول: چاہے کپڑا تر ہو یا خشک) اس لیے ہے کہ جو نجاست تر ہو، وہ پونچھنے سے، اگرچہ خشک کپڑے کے ساتھ ہی کیوں نہ ہو، اپنی ذات اور اثر دونوں سمیت ختم ہو جاتی ہے، جیسا کہ یہ بات واضح ہے۔ (جد الممتار، جلد 02، صفحہ 350، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

جس صورت میں پُونچھ کر پاک کرنے کی اجازت ہے، اُس میں جتنی بار صاف کریں گے، ہر بار صاف کرنے والے کپڑے کا خود بھی پاک ہونا ضروری ہے، لہٰذا یا تو اُسی کپڑے کو دھو کر پاک کر کے دوسری اور تیسری بار استعمال کیا جائے یا ہر بار نیا پاک اور گیلا کپڑا لیا جائے، اِس انداز میں صاف کرنا دھونے کے قائم مقام ہوگا، چنانچہ علامہ شامی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ لکھتے ہیں: "مما يطهر بالمسح۔۔۔ ففي الظهيرية إذا مسحها بثلاث خرق رطبات نظاف أجزأه عن الغسل، وأقره في الفتح" ترجمہ: جو چیزیں مسح (یعنی پونچھنے) سے پاک ہو جاتی ہیں، ان کے متعلق "فتاویٰ ظہیریہ" میں ہے کہ جب اس جگہ کو کپڑے کے تین گیلے پاک ٹُکڑوں سے پُونچھا، تو یہ اسے دھونے کے قائم مقام ہے اور "فتح القدیر" میں اسے برقرار رکھا۔ (ردالمحتار علی الدر المختار، جلد 1، صفحہ 563، مطبوعہ کوئٹہ)

اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1340ھ/1921ء) لکھتے ہیں: "فقیر غفر اللہ تعالیٰ اِسی پر فتویٰ دیتا ہے کہ بدن سے نجاست دور کرنے میں دھونا یعنی پانی وغیرہ بہانا شرط نہیں بلکہ اگر پاک کپڑا پانی میں بھگو کر اس قدر

پوچھیں کہ نجاست مرئیہ ہے تو اس کا اثر نہ رہے مگر اُتنا جس کا ازالہ شاق ہو اور **غیر مرئیہ ہے تو (اتنا صاف کرے کہ) ظن غالب ہو جائے کہ اب باقی نہ رہی اور ہر بار کپڑا تازہ لیں یا اُسی کو پاک کرلیا کریں، تو بدن پاک ہوجائے گا، اگرچہ ایک قطرہ پانی کا نہ بہے۔** یہ مذہب ہمارے امام مذہب سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کا ہے اور یہاں امام محمد (رحمۃ اللہ علیہ) بھی اُن کے موافق ہیں اور بہت اکابر ائمہ فتوی (رحمھم اللہ) نے اسے اختیار فرمایا اور عامۂ کتب معتبرہ مذہب میں بہت فروع اسی پر مبتنی ہیں، تو اس پر بے دغدغہ عمل کیا جاسکتا ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد4، صفحہ 464، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FSD-9920

تاریخ اجراء: 25 شوال المکرم 1447ھ/14 اپریل 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net